بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مخارجِ حروف

جس جگہ سے کوئی حرف ادا کیا جاتا ہے اسے مَخْرَج کہتے ہیں۔مخرج کی جمع مخارج ہے۔
عربی کے اٹھائیس حروفِ تہجی کو سترہ ۱۷ مخارج میں تقسیم کیا گیا ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ ا، و، ی: بحالتِ مدّہ منہ کے خالی حصے (یعنی ہونٹوں سے حلق تک کے اندرونی خلاء) سے ادا ہوتے ہیں۔حروفِ مدہ کا ذکر آگے کیا جائے گا۔

۲۔ ء، ہ : یہ حروف حلق کے اُس حصے سے ادا ہوتے ہیں جو سینے کی طرف ہے (اُسے اقصائے حلق کہتے ہیں)۔

۳۔ ع، ح : یہ حلق کے درمیانی حصے (وسطِ حلق) سے ادا ہوتے ہیں۔

۴۔ غ، خ : یہ حروف حلق کے ابتدائی حصے سے ادا ہوتے ہیں جو منہ کی طرف ہے (اُسے ادنائے حلق کہتے ہیں)۔

۵۔ ق : زبان کی جڑ کا آخری حصہ (اقصائے لسان) جو کوّے کے بالکل قریب ہے، اوپر کے تالو سے لگے تو ''ق'' ادا ہوتا ہے۔

۶۔ ک : ک کا مخرج ق کے مخرج کے قریب ہی ذرا نیچے ہٹ کر منہ کی جانب ہے

۷۔ ج، ش، ی: یہ حروف وسطِ زبان اور وسطِ تالو کے ملاپ سے ادا ہوتے ہیں (یعنی جب زبان کا بیچ تالو کے بیچ سے لگے)۔

۸۔ ض : جب زبان کی کروٹ اوپر کی داڑھوں (بائیں یا دائیں) سے لگے تو ''ض'' ادا ہوتا ہے (بائیں داڑھ سے آسان ہے)۔اس حرف کو د یا ز کے مخرج کی طرف لے جانا (جیسا کہ عام طور پر کیا جاتا ہے) صریحاً غلط ہے۔ یہ ان دونوں کے بیچ کا حرف ہے۔

۹۔ ل : زبان کی کروٹ سے زبان کی نوک تک کا حصہ اوپر والے دانتوں کی جڑوں سے لگے تو ''ل'' ادا ہوتا ہے۔

۱۰۔ ن : جب زبان کی نوک سامنے والے دو دانتوں کی جڑوں سے ٹکراتی ہے تو ''ن'' ادا ہوتا ہے۔

۱۱۔ ر : جب زبان کا کنارہ مع کچھ حصہ پشتِ زبان کے، زبان کے سامنے والے دانتوں کی جڑوں سے ٹکرائے تو ''ر'' ادا ہوتا ہے۔

۱۲۔ ط،د،ت: جب زبان کی نوک اوپر والے دو دانتوں کی جڑ سے لگے تو یہ حروف ادا ہوتے ہیں۔

۱۳۔ ظ،ذ،ث: جب زبان کی نوک اوپر والے دانتوں کی نوک سے لگے تو یہ حروف ادا ہوتے ہیں۔

۱۴۔ س،ص،ز: جب زبان کی نوک اوپر اور نیچے کے دو دانتوں کے اندرونی کناروں سے لگے تو یہ حروف ادا ہوتے ہیں۔

۱۵۔ ف : جب اوپر کے اگلے دونوں دانتوں کی نوک نیچے کے ہونٹ کے تر حصے سے لگے تو ''ف'' ادا ہوتا ہے۔

۱۶۔ ب،م،و : دونوں ہونٹوں کے بیرونی خشک حصوں کے ملنے سے ''ب''، دونوں ہونٹوں کے اندرونی تر حصوں کے ملنے سے ''م'' اور دونوں ہونٹوں کو ملائے بغیر صرف ان کی گولائی کو حرکت دینے سے ''و'' ادا ہوتا ہے۔ ''و'' اوپر والے دانتوں اور نیچے والے ہونٹوں کے ملنے سے ہرگز ادا نہیں ہوتا (جیسا کہ عام طور پر کیا جاتا ہے)۔اس سے بچنا چاہیے۔اس میں دانتوں کا کوئی عمل دخل نہیں۔

۱۷۔ ن،م : غنّہ کی حالت میں یہ دونوں حرف ناک کے بانسے (یعنی خیشوم) سے ادا ہوتے ہیں۔ غنّے کا ذکر آگے آئے گا۔

مخرج معلوم کرنے کا طریقہ

کسی بھی حرف کا مخرج معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس حرف کو ساکن کر کے اس کے شروع میں ہمزہ☆ لے آئیں اور پھر صحیح طور پر اس کے مخرج سے ادا کریں۔ جس جگہ آواز ختم ہو رہی ہو وہی اس کا مخرج ہے، مثلاً: اَبْ، اَثْ، اَجْ، اَحْ، اَخْ، اَدْ، اَضْ، اَعْ

حروفِ حلقی: وہ حروف جو حلق کے مختلف حصوں (اقصائے حلق، ادنائے حلق اور وسطِ حلق) سے ادا ہوتے ہیں، حرف حلقی کہلاتے ہیں۔ ان کی تعداد چھ ۶ ہے: ء، ہ، ع، ح، غ، خ

حروفِ قلقلہ: قلقلہ کے معنی ہیں 'حرکت دینا'۔ جب کسی حرف کو ادا کرتے وقت اس کے مخرج کو حرکت دی جائے تو اسے حروف قلقلہ کہتے ہیں۔ ان کی تعداد پانچ (۵) ہے: ق، ط، ب، ج، د۔ انہیں یاد رکھنے کے لیے ان کو ملا کر ایک لفظ **قُطْبُ جَدٍّ** (دادا کا قطب) بنا لیا گیا ہے۔ ان حروف کے استعمال کی مثالیں یہ ہیں: **قَدْ، مَجِیْدْ، مَسَدْ، خَلَقْ، لَهَبْ، مُحِیْطْ، یَجْمَعْ، حِسَابْ، بُرُوْجْ، مَشْهُوْدْ، تَقْتُلُوْنَ، شَدِیْدْ، حَمِیْدْ، حَرِیْقْ، جُنُوْدْ**۔ واضح رہے کہ قلقلہ صرف اس وقت ہوتا ہے جب یہ حروف ساکن ہوں یا وقف کی وجہ سے ساکن بنائے جائیں۔ اگر کوئی حرفِ قلقلہ مشدد ہو اور اس پر وقف کرنا مقصود ہو تو پھر اس کا قلقلہ کچھ تاخیر سے ہوگا، مثلاً: **اَلْحَقُّ، وَتَبَّ، اَجُّ**

حروفِ مدّہ: ا، و، ی کو حروفِ مدّہ کہا جاتا ہے یعنی انہیں قدرے لمبا کر کے پڑھا جاتا ہے۔ یہ مندرجہ ذیل صورتوں میں مدّہ ہوتے ہیں:

(۱) **الف مدّہ** : جب الف سے پہلے زبر ہو، مثلاً: **بَا، تَا، جَا، نَا، فَا**

(۲) **واوِ مدّہ** : جب واو ساکن سے پہلے پیش ہو، مثلاً: **بُوْ، تُوْ، جُوْ، نُوْ، فُوْ**

(۳) **یائے مدّہ** : جب یائے ساکن سے پہلے زیر ہو، مثلاً: **بِیْ، تِیْ، جِیْ، نِیْ، فِیْ**

حروفِ مدہ کو ایک الف کی مقدار کے برابر کھینچ کر پڑھنا چاہیے۔

حروفِ لین: و، ی: اگر یائے ساکن اور واو ساکن سے پہلے زبر ہو تو انہیں یائے لین اور واوِ لین کہا جاتا ہے۔ انہیں نرم کر کے پڑھا جاتا ہے۔ ان حروف کو مجہول طریقے سے پڑھنے سے بچنا چاہیے۔ ان کی مثالیں یہ ہیں: **اَوْ، بَوْ، کَیْفَ، یَوْمَ، غَیْرَ، رَیْبَ، غَیْبَ، قَوْمَ، فِرْعَوْنَ، سَوْفَ، وَتَوَاصَوْ، اَیْنَ، لَیْلَةً، خَیْراً، یَنْهَوْنَ، قَوْلُهٗ، شَیْطٰنِ**

☆ عربی میں ''الف'' اگر بغیر کسی حرکت کے ہو تو یہ ''الف'' کہلاتا ہے ورنہ اگر اس پر کوئی حرکت (یعنی زیر، زبر، پیش وغیرہ) ہو تو پھر یہ الف نہیں رہتا بلکہ ہمزہ بن جاتا ہے

حروف استعلا: یہ ایسے سات حروف ہیں جنہیں ہمیشہ موٹا کر کے ذرا سختی سے پڑھا جاتا ہے:
خ، ص، ض، ط، ظ، غ، ق

حروفِ یرملون: یہ چھ حروف ہیں: ی، ر، م، ل، و، ن۔ ان سے پہلے اگر تنوین آ جائے تو ادغام کیا جاتا ہے۔ ادغام کے قواعد آگے آ رہے ہیں۔

حرفِ اقلاب: یہ صرف ایک حرف ''ب'' ہے۔ اس کا قاعدہ آگے بیان کیا جائے گا

مدّات

مد کے لغوی معنی ہیں دراز کرنا۔ اصطلاحِ تجوید میں **مَدُ** سے مراد ہے حروفِ مدہ کو ایک الف سے زیادہ کھینچ کر پڑھنا۔ مد تین قسم کے ہوتے ہیں: (۱) مد متصل (۲) مد منفصل (۳) مد لازم

(۱) **مد متصل** (ــٓـ): اگر حرف مدہ کے بعد اسی کلمے میں ہمزہ ہو یعنی حرف مدہ اور ہمزہ ایک ہی کلمے میں ہوں تو اسے مد متصل کہتے ہیں۔ مثلاً: **جَآءَ، جِیْٓءَ، سُوْٓءَ، اَضَآءَتْ، سِیْٓئَت، اُولٰٓئِكَ**

(۲) **مدمنفصل** (ــٓـ): اگر حرف مدّہ کے بعد ہمزہ دوسرے کلمے میں ہو یعنی حرف مدہ ایک کلمے کے آخر میں اور ہمزہ دوسرے کلمے کے شروع میں ہو تو اسے مد منفصل کہتے ہیں۔ مثلاً:
بَنِیْٓ اٰدَمَ، بِمَآ اُنْزِلَ، یَدَآ اَبِیْ، مَآ اَغْنٰی، اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ، مَآ اَدْرٰكَ، اِنِّیْٓ اَعْلَمُ، قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا
مد متصل اور مد منفصل کی مقدار کم از کم دو الف اور زیادہ سے زیادہ چار الف ہے۔ لیکن اگر مد منفصل کو صرف ایک ہی الف کے برابر پڑھا جائے تو یہ بھی جائز ہے۔

(۳) **مدلازم** (ــٓـ): حرف مدہ کے فوراً بعد اسی کلمے میں کوئی ساکن یا مشدد حرف ہو تو اسے مد لازم کہتے ہیں۔ مثلاً: **وَالصّٰٓفّٰتِ، صَوَآفَّ، وَلَا جَآنٌّ، وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ**
اس مد کی مقدار تین سے پانچ الف تک ہے۔

نون ساکن اور نون تنوین

نون ساکن سے مراد وہ نون ہے جس پر زیر، زبر، پیش میں سے کوئی حرکت نہ ہو یعنی جزم ہو۔ مثلاً: مِنْ، تَكُنْ، فَمَنْ، كُنْ، اٰمِنْ، رَحْمٰنْ - دو زبر (ــً)، دو زیر (ــٍ) اور دو پیش (ــٌ) کو تنوین کہتے ہیں، مثلاً: خَبِیْرٌ (خَبِیْرُنْ)، خَیْرًا (خَیْرَنْ)، حَكِیْمٍ (حَكِیْمِنْ)، بَصِیْرًا (بَصِیْرَنْ) ۔ تنوین دراصل وہ نون ساکن ہے جو اصلی حروف سے زائد ہو اور اسم کے آخر میں آئے۔ نون ساکن اور تنوین میں فرق صرف اتنا ہے کہ نون ساکن اوّل، وسط اور آخرِ کلمہ

تینوں جگہ آتا ہے۔ مثلاً وَانۡظُرۡ، یُنۡفِقُوۡنَ، فَلاَ تَکُنۡ ۔ جبکہ تنوین کلمے کے آخر میں آتی ہے جیسا کہ اوپر تنوین کی مثالوں سے واضح ہے۔ تلفظ میں نون ساکن اور تنوین میں کوئی فرق نہیں۔

نون ساکن اور تنوین کے احکام

نون ساکن اور تنوین کے چار احکام ہیں: (۱) اظہار، (۲) ادغام، (۳) اخفاء، (۴) اقلاب

(۱) **اظہار**: اس کے لغوی معنی ہیں ظاہر کرنا۔ نون ساکن یا تنوین کے بعد حروفِ حلقی (ء، ہ، ع، ح، غ، خ) میں سے کوئی حرف آ جائے تو اظہار کیا جاتا ہے، یعنی نون ساکن اور تنوین کو اپنے مخرج سے بالکل صاف اور کسی تغیر و تبدل کے بغیر ادا کرتے ہیں۔ مثلاً: اَنۡعَمۡتَ، مِنۡهَا، مِنۡ خَوۡفٍ، وَانۡحَرۡ، سَلٰمٌ عَلٰی، نِدَآءً خَفِیًّا، نَارٌ حَامِیَةٌ، مِنۡ خَلَقۡ، اَنۡهٰکُمۡ

(۲) **ادغام**: ادغام کا مطلب ہے کسی حرف کو دوسرے میں مدغم کر دینا یعنی ملا دینا۔ نون ساکن اور تنوین کے بعد اگر **حروفِ یرملون** (ی، ر، م، ل، و، ن) میں سے کوئی حرف آ جائے تو ادغام کیا جاتا ہے۔ مندرجہ بالا حروف میں سے دو حروف: '**ل**' اور '**ر**' ایسے ہیں جن میں ادغام بلاغنہ کیا جاتا ہے، یعنی نون ساکن یا تنوین '**ل**' اور '**ر**' میں اس طرح مدغم ہو جاتے ہیں کہ نون ساکن کی آواز غائب ہو جاتی ہے اور صرف '**ل**' اور '**ر**' کی آواز سنائی دیتی ہے، جیسے: مِنۡ لَّدُنۡهُ، هُدًی لِّلنَّاسِ، مِنۡ رَّبِّهِمۡ، اَنۡ رَّاٰهُ اسۡتَغۡنٰی، اَنۡ لَّآ ۔ اس کے علاوہ باقی چار حروف: ی، و، م ن (یومن) میں ادغام مع الغنہ کرتے ہیں، مثلاً: مَنۡ یَّقُوۡلُ، عَنۡ مَّا، مِنۡ وَّلَدٍ، اَنۡ یَّتَّخِذَ، مِنۡ نَّفۡعِهٖ، هُزُوًا وَّلَعِبًا، مَنۡ یَّفۡعَلۡ، بِرَبِّ النَّاسِ

(۳) **اخفا**: اخفا کے لغوی معنی ہیں چھپانا، اصطلاحِ تجوید میں اظہار اور ادغام کی درمیانی کیفیت کو اخفاء کہتے ہیں، یعنی نون کی آواز کو ناک میں چھپا کر مع الغنہ ادا کیا جاتا ہے۔ نون ساکن کے بعد اگر حرف اقلاب، حروف حلقی اور حروف یرملون کے علاوہ باقی ماندہ حروف (ت، ث، ج، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ف، ق، ک) میں سے کوئی حرف آ جائے تو اخفاء کیا جائے گا۔ مثلاً: مِنۡ تَحۡتِهَا، مِنۡ ثَمَرَةٍ، اِنۡ جَآءَکُمۡ، مِنۡ دُوۡنِ اللهِ، مِنۡ ذَکَرٍ، فَاِنۡ زَلَلۡتُمۡ، اِنۡسَانَ، فَمَنۡ شَآءَ، مِنۡ طِیۡنٍ، مِنۡ قَبۡلُ، جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ، صَبَّارٍ شَکُوۡرٍ، صَعِیۡدًا طَیِّبًا، خَالِدًا فِیۡهَا

(۴) **اِقْلَاب**: اقلاب کے معنی ہیں بدلنا۔ اگر نون ساکن یا تنوین کے بعد حرف ''ب'' آجائے تو اقلاب کیا جاتا ہے یعنی نون ساکن یا تنوین کو میم سے بدل کر اخفاء مع الغنہ کرتے ہیں اور سہولت کے لیے ساکن نون پر علامتِ سکون کے نیچے چھوٹا سے میم (م) لکھ دیتے ہیں، مثلاً:

مِنْۢ بَعْدِ، فَاَنْۢبَتْنَا، وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ، فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا، وَلَهُمْ عَذَابٌۢ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ

میم کے احکامات

میم مشدد: میم مشدد کو نون مشدد کی طرح غنہ کے ساتھ پڑھتے ہیں، مثلاً: **اَمَّا، مِمَّا، اَمَّنْ**

میم ساکن: میم ساکن کے نون ساکن کی طرح تین احکام ہیں: (۱) اظہار، (۲) اخفاء، (۳) ادغام

(۱) **اظہار**: میم ساکن کے بعد اگر ''م''، ''ب'' اور ''الف'' کے علاوہ کوئی حرف آئے تو اظہار کیا جاتا ہے یعنی میم کو اس کے مخرج سے غنہ کے بغیر صاف طور پر پڑھیں گے، جیسے:

مَعَكُمْ اِنَّمَا، كَيْدَهُمْ فِىْ، اَلَمْ يَجْعَلْ، هُمْ يُرَآءُوْنَ، عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

(۲) **اخفاء**: میم ساکن کے بعد حرف ''ب'' آئے تو اخفاء مع الغنہ ہوتا ہے یعنی میم کے ادا کرتے وقت ہونٹوں کے خشک حصوں کو ایسی نرمی سے آپس میں ملائیں کہ میم کا کچھ حصہ غائب ہوجائے اور غنہ بھی ہو۔ یہاں شرط یہ ہے کہ میم اصلی ہو یعنی نون ساکن یا تنوین سے بدلی ہوئی نہ ہو۔ مثلاً: **هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ، اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ، قُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ**

(۳) ادغام: میم ساکن کے بعد دوسری میم آجائے تو ادغام مع الغنہ ہوتا ہے، یعنی آواز ناک میں جاتی ہے۔ مثلاً: **وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ، اَمَّنْ** (اَمْ مَنْ)، **فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ، عَلَيْهِمْ مَّطَرًا**

لام کا قاعدہ

ترقیق (باریک پڑھنا): لفظ ''اللّٰہ'' کے لام کے علاوہ ہر لام کو باریک پڑھا جاتا ہے۔ مثلاً:

كَلَّا، وَلَا صَلّٰى، وَلٰكِنْ، وَتَوَلّٰى، اَنْ لَّا

اگر اللہ کے لام سے قبل زیر ہو تو اسے بھی باریک پڑھیں گے، مثلاً: **بِاللّٰهِ، لِلّٰهِ**

تفخیم (پُر یعنی موٹا پڑھنا): اگر **اللّٰہ** یا **اَللّٰهُمَّ** کے لام سے قبل زبر یا پیش ہو تو اسے پُر پڑھیں گے مثلاً: **اَللّٰهُ، هُوَاللّٰهُ، مِنَ اللّٰهِ، وَاللّٰهِ، تَاللّٰهِ، سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ**

''ر'' کے قواعد

رائے متحرکہ کی تفخیم و ترقیق: رائے متحرکہ سے مراد وہ ''ر'' ہے جس پر کوئی حرکت (زیر، زبر، پیش) ہو۔ جس متحرک ''ر'' پر زبر یا دو زبر، پیش یا دو پیش ہوں تو اسے پُر یعنی موٹا پڑھیں گے، جیسے: رَبَّکَ، حَرَجًا، عَشَرَ، قَمَرًا، رُزِقْنَا، مُنْذِرٌ، لِیَخْرُجَ

جس ''ر'' کے نیچے زیر یا دو زیر ہوں تو اسے باریک پڑھیں گے، مثلاً: رِزْقًا، فَرِحُوْا، قَمَرٍ، فُطُوْرٍ، کَبِیْرٍ، وَالْفَجْرِ، اَخْرِجْنِیْ

رائے ساکنہ کی ترقیق و تفخیم: رائے ساکنہ سے قبل اگر زیر ہو تو اس کے باریک پڑھنے کی تین شرائط ہیں: (۱) زیر اصلی ہو، (۲) زیر اصلی اور راء ایک ہی کلمے میں ہوں (۳) راء کے بعد اسی کلمے میں حرفِ استعلانہ ہو، مثلاً: فِرْعَوْنَ، شِرْعَةٌ، مِرْیَةٍ، کَافِرِیْنَ

راء ساکنہ سے قبل اگر زبر یا پیش ہو تو اسے ہر حال میں پُر پڑھیں گے۔ مثلا: وَارْحَمْنَا، بَرْقٌ، اُرْکُضْ، قُرْبٰی، اَرْسَلْنَا، فَانْصُرْنَا

وضاحت:

(۱) اِرْجِعُ، الَّذِی ارْتَضٰی، قِرْطَاسٍ، فِرْقَةٌ، مِرْصَادٍ کی 'ر' پُر پڑھی جائے گی کیونکہ یہ ترقیق راء کی شرائط پر پوری نہیں اترتیں۔

(۲) راء ساکنہ سے قبل اگر یائے ساکن ہو تو ''ر'' ہر حالت میں باریک پڑھی جائے گی۔ مثلاً: خَبِیْرٌ، لَا ضَیْرَ، خَیْرٌ، بَصِیْرٌ

مندرجہ بالا راء پر اگر وقف نہ کیا جائے تو پھر انہیں راء متحرکہ کے اصولوں کے مطابق پڑھا جائے گا۔

(۳) رائے ساکنہ سے قبل اگر ''ی'' کے علاوہ کوئی اور ساکن حرف ہو تو اس سے پہلے والی حرکت کے مطابق راء کو پُر یا باریک پڑھیں گے، یعنی ساکن سے پہلے والے حرف پر اگر زبر یا پیش ہے تو پُر پڑھیں گے مثلاً: اَلْقَدْرِ، شَهْرٍ، الْاَمْرِ، الْفَجْرِ، النُّشُوْرُ۔ اور اگر زیر ہے تو باریک پڑھیں گے۔ مثلاً: بِکْرٌ، عَلَّمَکُمُ السِّحْرَ

(۴) راء مشدد کو راء متحرکہ کے اصولوں کے مطابق پُر یا باریک پڑھیں گے، یعنی اگر راء مشدد پر زبر یا پیش ہو تو اسے پُر پڑھیں گے، مثلا: مُسْتَقَرٌّ، اَمَرٌّ اور اگر زیر ہے تو باریک پڑھیں گے، مثلا: مُضَارٍّ، دُرِّیٌّ، فِی الْحَرِّ